علامہ انور صابری مرحوم

"خدا کرے"........!

جدید دور جو گلشن کو ساز گار آئے
کلی کلی کو ہنساتی ہوئی بہار آئے
اگر عنایتِ ساقی بروئے کار آئے
اِدھر میں جام اٹھاؤں اُدھر بہار آئے
میں اس کے وعدۂ فردا پہ کیوں یقین کروں
جسے نہ میری وفاؤں پہ اعتبار آئے
مری حیات ہے سرمایۂ سکونِ جہاں
خدا کرے کہ زمانہ کو اعتبار آئے
کوئی سنے نہ سنے انقلاب کی آواز
پکارنے کی حدوں تک تو ہم پکار آئے
بہارِ یک نظر و عیشِ یک نفس بے سود
بہار آئے تو یوں خالقِ بہار آئے
کلی کلی کو ملے عمرِ جاودانِ بہار
گلوں کے رخ پہ جو رنگ آئے پائیدار آئے
وہاں لطافتِ فطرت کا ذکر کیا انور
جہاں فسادِ طبیعت بروئے کار آئے